فہم القرآن سیریز نمبر 1

سورۃ سیریز

سُورَةُ الاِنْشِقَاق

www.KitaboSunnat.com

عجبا قرآنا

سوال و جواب کی صورت میں

قرآن مجید کی ہر آیت کی وضاحت

نگہت ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر سورۃ الانشقاق

نگہت ہاشمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تفسیر سورۃ الانشقاق

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب	:	تفسیر سورۃ الانشقاق
مصنفہ	:	نگہت ہاشمی
طبع اول	:	مئی 2018ء
تعداد	:	2100
ناشر	:	النور انٹرنیشنل
لاہور	:	102-H گلبرگ III، نزد فردوس مارکیٹ، لاہور
فون نمبر	:	0336-4033045, 042-35881169, 042-35851301
کراچی	:	گراؤنڈ فلور کراچی بیچ ریزیڈنسی نزد بلاول ہاؤس کلفٹن بلاک III، کراچی
فون نمبر	:	0336-4033034 - 021-35292341-42
فیصل آباد	:	121-A فیصل ٹاؤن، ویسٹ کینال روڈ، فیصل آباد
فون نمبر	:	03364033050, 041-8759191
ای میل	:	sales@alnoorpk.com
ویب سائٹ	:	www.alnoorpk.com
فیس بک	:	Nighat Hashmi, Alnoor International

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

سورۃ الانشقاق تعارف 9

رکوع 9

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ابتدائیہ

قرآن مجید کو انسان کے قلب وذہن اور زندگی میں اُتارنے کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو طریقے اختیار کیے ہیں، اُن میں سے ایک اہم طریقہ سوال وجواب کا ہے۔ مثلاً سورۃ المدثر میں اللہ تعالیٰ سوال کرتے ہیں:

﴿وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ﴾

''اور تمہیں کس نے خبر دی کہ دوزخ کیا ہے؟'' (27)

پھر اگلی ہی آیات میں جواب دیا جاتا ہے:

﴿لَا تُبْقِيْ وَ لَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾﴾

''نہ وہ باقی رکھے گی اور نہ وُہ چھوڑے گی۔ کھال کو جھلسا دینے والی ہے۔ اُس پر انیس فرشتے مقرر ہیں''

سورۃ البلد میں اللہ تعالیٰ خود ہی سوال اُٹھا کر جواب دیتے ہیں:

﴿وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾
اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾﴾

''اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ دشوار گزار گھاٹی؟ کسی گردن کا چھڑانا یا کسی بھوک والے دن کھانا کھلانا، کسی رشتے دار یتیم کو یا خاک نشین محتاج کو، پھر یہ کہ وہ اُن لوگوں میں ہو جو ایمان لائے اور جنہوں نے ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو رحم کرنے کی نصیحت کی''

سوال آدھا علم ہے۔ سوال جب اُٹھایا جاتا ہے تو ذہن متوجہ ہو جاتا ہے پھر جب جواب آتا ہے تو اس کا اثر گہرا ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کثرت سے اس طریقے کو استعمال فرماتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے بیان کیا:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ؟

قَالَ: فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ، وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ (صحیح بخاری: 6442)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پیارا ہو؟“

انہوں نے عرض کیا: ”یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کو اپنا مال زیادہ پیارا نہ ہو۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:

”بے شک اُس کا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیجا (یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا)

اور اس نے جو (مال) پیچھے چھوڑا، وہ اس کے وارث کا مال ہے۔“

ہر آیت میں غور وفکر کے بہت سے پہلو ہوتے ہیں لیکن انسان عام طور پر انہیں نظر انداز کر کے گزر جاتا ہے۔ یہ پہلو سوال کی صورت میں سامنے آئیں تو انسان رُک کر سوچتا ہے۔ سوال و جواب کے انداز میں سیکھنا زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔ انسان کو سوالوں کے جواب مل جائیں تو اطمینان ہو جاتا ہے اور دل جمتا ہے۔

قرانِ حکیم کو سوال و جواب کی صورت میں قُرْ اٰنًا عَجَبًا کے نام سے مرتّب کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہر آیت کے اہم پہلوؤں کو سوال کی صورت میں اُٹھایا ہے اور نکات (Points) کی صورت میں ان کا جواب قرآن حکیم ہی سے لینے کی کوشش کی ہے۔ میں نے تجربہ کیا ہے کہ اس طرح اہم نکات (Tips) پر آجاتے ہیں، وہ نکات جن پر انسان عام طور یا تو سوچتا نہیں یا پھر ویسے ہی گزر جاتا ہے۔ قرآن مجید کو اس انداز میں پڑھ کر ہر وہ شخص فائدہ اُٹھا سکتا ہے جو قرآن کے راستے کا مسافر بننا چاہتا ہے۔ اگرچہ سوال و جواب کے طریقے سے شعور بیدار ہوتا ہے لیکن ایک انسان کا علم محدود ہے، سمجھ محدود ہے، فرشتوں کی بات کو سامنے رکھیں تو اپنے علم کی حقیقت سامنے آتی ہے۔

﴿سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ﴾

”آپ پاک ہیں جو آپ نے ہمیں سکھایا ہے اس کے سوا ہمیں کچھ علم نہیں

یقیناً آپ ہی سب کچھ جاننے والے، کمال حکمت والے ہیں“ (البقرہ:32)

میں ان سب کی بہت ممنون ہوں جنہوں نے اس کاوش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں میری مدد کی۔ قارئین سے درخواست ہے غلطیوں کی نشاندہی ضرور کریں۔ اگر اس سے کوئی بھلائی نصیب ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کا کرم سمجھ لیں، آخرت کی فکر لاحق ہو جائے تو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ میری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ آمین

دُعاؤں کی طلب گار

نگہت ہاشمی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آیاتہا ۲۵ ﴿۸۴ سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ ۸۳﴾ رکوعہا ۱

سوال1: سورت الانشقاق کہاں نازل ہوئی؟

جواب: سورت الانشقاق مکہ میں نازل ہوئی۔

سوال2: اس میں کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟

جواب: اس سورت میں ایک رکوع اور 25 آیات ہیں۔

سوال3: مصحف میں ترتیب اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس سورت کا کون سا نمبر ہے؟

جواب: مصحف میں ترتیب کے اعتبار سے یہ 84 ویں نمبر پر ہے۔ اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے 83 ویں نمبر پر ہے۔

رکوع کے مقاصد

اس رکوع کو پڑھنے کے بعد ہمیں اس قابل ہو جانا چاہیے کہ

(1) آخرت کے حالات کے بارے میں جان سکیں۔ (الانشقاق:1-25)

(2) اپنے گھر والوں میں خوش رہنے کی حقیقت کو سمجھ سکیں۔ (الانشقاق:13)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾

”جب آسمان پھٹ جائے گا“ (1)

سوال1: ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ ”جب آسمان پھٹ جائے گا“ اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ ”جب آسمان پھٹ جائے گا“ قیامت کے دن جو بڑی بڑی تبدیلیاں آئیں گی۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: جب آسمان پھٹ جائے گا اور پھٹنے کے بعد ایک دوسرے سے الگ ہو جائے گا اور یہ قیامت کے دن ہو گا۔ رب العزت نے فرمایا: ﴿وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا﴾ ”اور جس دن آسمان بادل کے ساتھ پھٹ جائے گا اور فرشتے نازل کیے جائیں گے، لگاتار نازل کیا جانا۔“ (الفرقان:25)

سوال2: آسمان کیسے پھٹے گا؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمان کو پھٹنے کا حکم دے گا تو وہ پھٹ جائے گا۔

﴿وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ﴾

''اور وہ اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گا اور یہی اُس کا حق ہے''(2)

سوال1: ﴿وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ﴾ ''اور وہ اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گا اور یہی اُس کا حق ہے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا﴾ ''اور وہ اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گا'' یعنی وہ اپنے رب کا حکم غور سے سنے گا، کان لگائے گا اور حکم کا منتظر ہوگا۔ پھر پھٹنے کا حکم ہوگا اور وہ پھٹ جائے گا۔

(2) ﴿وَحُقَّتْ﴾ ''اور یہی اُس کا حق ہے'' اور اس کا فرض یہی ہے کہ وہ غور سے سنے اور حکم بجالائے کیونکہ وہ جس بادشاہ کی ملکیت میں ہے اس کی نافرمانی نہیں کی جاسکتی، اس کے فیصلوں کو رد نہیں کیا جاسکتا۔

سوال2: آسمان کی اطاعت سے اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کیا شعور ملتا ہے؟

جواب: آسمان کی اطاعت سے اللہ تعالیٰ کے غالب ہونے کا یقین ملتا ہے کہ سب اس کے ماتحت ہیں۔ کسی کو اس کے حکم سے سرتابی کی مجال نہیں۔

﴿وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ﴾

''اور جب زمین پھیلا دی جائے گی''(3)

سوال: ﴿وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ﴾ ''اور جب زمین پھیلا دی جائے گی'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿مُدَّتْ﴾ مد کسی چیز کو لمبائی میں کھینچ کر پھیلانا اور اسے لمبا کر دینا۔ اس دن جب پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں تو زمین کو ہموار کر دیا جائے گا اور سارے سمندر خشک کر کے اس میں شامل کر دیئے جائیں گے جس سے زمین کا رقبہ چار گنا ہوجائے گا۔ یہی زمین میدان حشر بن جائے گی اس میں سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک سب انسانوں کو اکٹھا کیا جائے گا۔

(2) یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس زمین کے علاوہ کوئی اور زمین پیدا کر دے جیسا کہ فرمایا: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ ''جس دن یہ زمین کسی اور زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی اور سب لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے، جو اکیلا ہے، بڑا زبردست ہے۔'' (ابراہیم:48)

﴿وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ﴾

''اور جو کچھ اُس کے اندر ہے اُسے باہر نکال دے گی اور خالی ہوجائے گی''(4)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سوال:﴿وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ﴾ ''اور جو کچھ اُس کے اندر ہے اُسے باہر نکال دے گی اور خالی ہوجائے گی'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1)﴿وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ﴾ ''اور جو کچھ اُس کے اندر ہے اُسے باہر نکال دے گی اور خالی ہوجائے گی'' یعنی زمین اپنے خزانے اور مردے باہر نکال کر پھینک دے گی۔

(2) رب العزت نے فرمایا: ﴿وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا﴾ ''اور زمین اپنے سارے بوجھ باہر نکال دے گی۔'' (الزلزال:2)

(3) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمین اپنے پوشیدہ خزانے اگل دے گی اور وہ سونے اور چاندی کے ستونوں کی مانند ہوں گے۔ قاتل آئے گا اور (ان کو دیکھ کر) کہے گا، (افسوس صد افسوس!) میں نے اسی کے لالچ میں (فلاں کو) قتل کیا تھا۔ رشتے ناطے قطع کرنے والا آئے گا اور کہے گا (افسوس!) میں نے اس کے لالچ میں توڑا تھا؟ چور آئے گا اور کہے گا، (افسوس!) اسی کے لالچ میں میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر وہ سب اسے چھوڑ کر چلے جائیں گے اور وہ اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔'' (مسلم:2341)

﴿وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ﴾

''اور وہ اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گی اور یہی اُس کا حق ہے'' (5)

سوال 1: ﴿وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ﴾ ''اور وہ اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گی اور یہی اُس کا حق ہے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1)﴿وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ﴾ ''اور وہ اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گی اور یہی اُس کا حق ہے'' جب زمین کو برابر ہونے، پھیلنے اور اگلنے کا حکم ہوگا تو وہ اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرے گی اور یہی اس کے لائق ہے۔

سوال 2: ﴿حُقَّتْ﴾ ''زمین کا حق یہی ہے'' ان الفاظ سے انسان کو کیا شعور دلایا گیا؟

جواب: زمین کا حق یہی ہے کہ وہ رب کی سن کر اطاعت کرے۔ اس سے انسان کو یہ شعور دلایا گیا ہے کہ انسان کا بھی فرض ہے کہ وہ رب کی سُنے اور اطاعت کرے۔

﴿يٰاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ﴾

''اے انسان! یقیناً تو اپنے رب کی طرف محنت مشقت کرنے والا ہے، خوب محنت مشقت پھر تو اُس سے ملنے والا ہے'' (6)

سوال 1: ﴿يٰاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ﴾ ''اے انسان! یقیناً تو اپنے رب کی طرف محنت مشقت کرنے والا ہے، خوب محنت مشقت پھر تو اُس سے ملنے والا ہے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1)﴿يٰاَيُّهَا الْاِنْسَانُ﴾ ''اے انسان'' اس کا مخاطب ہر انسان ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(2)﴿اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ﴾ ''یقیناً تو اپنے رب کی طرف محنت مشقت کرنے والا ہے، خوب محنت مشقت پھر تو اُس سے ملنے والا ہے'' کدحا کے معنی ہیں کام میں بہت محنت کرنا، تکلیفیں سہہ سہہ کر کام کرنا، بمشقت کوئی کام کرتے جانا اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ انسان کے دل میں ایک خواہش پیدا ہو جاتی ہے جسے پورا کرنے کے وہ درپے ہو جاتا ہے ابھی وہ کام پورا نہیں ہوتا کہ کوئی اور خواہش انسان کے دل میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پھر وہ پہلی خواہش کی تکمیل کے بعد، بعد والی خواہش کی تکمیل کے لئے ہمت باندھ لیتا ہے اور اسی طرح ساری زندگی بیت جاتی ہے۔ (تیسیر القرآن:4/617)

(3) یعنی تم اللہ تعالیٰ کی طرف جانے میں کوشاں ہو، اس کے اوامر و نواہی پر عمل کرتے ہو، بھلائی کے ذریعے سے یا برائی کے ذریعے سے اس کے قریب ہو رہے ہو۔ پھر قیامت کے دن تم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو گے۔ پس تم اس کی طرف سے فضل کے ساتھ یا عدل کے ساتھ جزا سے محروم نہیں ہو گے۔ اگر تم خوش بخت نکلے تو جزا فضل پر مبنی ہوگی اور اگر تم بد بخت نکلے تو سزا عدل پر مبنی ہوگی۔ (تفسیر سعدی:3/2927،2928)

(4) ایک دفعہ جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے کہا: محمد ﷺ جب تک چاہو جی لو آخر موت ہے جس سے چاہو جی لگا لو آخر جدائی ہے، جو چاہو کر لو ایک دن بدلہ ملنے والا ہے۔ (مسند طیالسی)

سوال 2: اللہ تعالیٰ نے انسان کی محنت اور دوڑ دھوپ سے اسے کیا توجہ دلائی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو توجہ دلائی ہے کہ ساری محنت اور دوڑ دھوپ کر کے تم جو اچھا یا برا عمل کرو گے، تم اپنے رب کے پاس چلے جاؤ گے۔ پھر ان اعمال کو اپنے سامنے پا لو گے اور ان پر تمہیں پوری پوری جزا ملے گی۔

﴿فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ﴾

''لہٰذا جس شخص کو اُس کا نامہ اعمال اُس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا'' (7)

سوال 1: ﴿فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ﴾ ''لہٰذا جس شخص کو اُس کا نامہ اعمال اُس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ﴾ ''لہٰذا جس شخص کو اُس کا نامہ اعمال اُس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا'' یعنی خوش نصیب مومن جن کو زندگی کے اعمال کی کتاب دائیں ہاتھ میں دی جائے گی۔

سوال 2: نامہ اعمال کا دائیں ہاتھ میں ملنا کس چیز کا ثبوت ہوگا؟

جواب: یہ انسان کی خوش نصیبی اور کامیابی کا ثبوت ہوگا۔

﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾

''تو جلد ہی اُس سے آسان حساب لیا جائے گا'' (8)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ ”تو جلد ہی اُس سے آسان حساب لیا جائے گا“ اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ ”تو جلد ہی اُس سے آسان حساب لیا جائے گا“ جن کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے آسان حساب ہوگا۔

(2) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی سے بھی قیامت کے دن حساب لے لیا گیا تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿٨﴾﴾ ”لہٰذا جس شخص کو اُس کا نامہ اعمال اُس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو جلد ہی اُس سے آسان حساب لیا جائے گا“ نبی ﷺ نے فرمایا: آیت میں جس حساب کا ذکر ہے وہ تو پیشی ہوگی۔ وہ صرف پیش کیے جائیں گے (اور بغیر حساب کے چھوڑ دیے جائیں گے) لیکن جس سے بھی پوری طرح حساب لے لیا گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ (صحیح بخاری: 4939)

(3) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جس آدمی کا حساب ہو گیا، وہ عذاب میں ڈال دیا گیا۔ (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: کیا اللہ عزوجل نے نہیں فرمایا: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ ”تو اس سے حساب نہیں لیں گے، آسان حساب۔“ (الانشقاق) تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حساب نہیں ہے بلکہ یہ تو صرف پیشی ہے قیامت کے دن جس سے حساب مانگ لیا گیا، وہ عذاب میں ڈال دیا گیا۔ (صحیح مسلم: 7225)

(4) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی ﷺ فرماتے تھے جس سے حساب میں پوچھ گچھ کی گئی ہلاک ہوا۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جس کو داہنے ہاتھ میں کتاب ملے اس کا حساب آسانی سے ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حساب نہیں وہ تو فقط نیکیوں کا پیش کر دینا ہے۔ (جامع ترمذی: 3337)

(5) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بعض نماز میں یہ دُعا پڑھتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ ”اے اللہ! میرا حساب آسان فرما۔ نماز سے فراغت کے بعد میں نے پوچھا: ”آسان حساب کا کیا مطلب ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نامہ اعمال دیکھیں گے اور معاف کر دیں گے۔“ (مسند احمد: 48/6)

(6) رب العزت نے فرمایا: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾ إِنِّيْ ظَنَنْتُ أَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾﴾ ”سو جس کو اُس کا نامہ اعمال اُس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا: ”لو! میرا نامہ اعمال پڑھو۔ یقیناً میں یقین رکھتا تھا کہ بلاشبہ میں اپنے حساب سے ملنے والا ہوں۔“ پھر وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔“ (الحاقۃ: 19-21)

﴿وَّيَنْقَلِبُ إِلٰٓى أَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا﴾

”اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوش خوش لوٹے گا“ (9)

سوال: ﴿وَّيَنْقَلِبُ إِلٰٓى أَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا﴾ ”اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوش خوش لوٹے گا“ اس آیت کی وضاحت کریں؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: (1)﴿وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ﴾ ''اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے گا'' خوش نصیب مومن جنت میں اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے گا۔(2)﴿مَسْرُوْرًا﴾ ''خوش خوش'' کیونکہ وہ عذاب سے بچ کر ثواب حاصل کر کے لوٹے گا۔

(3) جنت کے گھر والوں میں حوریں، مومنوں کی عورتیں، نیک اولاد انہیں اللہ تعالیٰ جمع کر دے گا۔ رب العزت نے فرمایا:﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور اُن کی اولاد جو ایمان کے ساتھ ان کے پیچھے چلی، ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیں گے۔ (ایسر التفاسیر:1743)

﴿وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ﴾

''مگر جس کو اُس کا نامہ اعمال اُس کے پیٹھ پیچھے سے دیا گیا'' (10)

سوال 1:﴿وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ﴾ ''مگر جس کو اُس کا نامہ اعمال اُس کے پیٹھ پیچھے سے دیا گیا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1)﴿وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ﴾ ''مگر جس کو اُس کا نامہ اعمال اُس کے پیٹھ پیچھے سے دیا گیا'' جس کا نامہ اعمال پیٹھ پیچھے سے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ وہ جہنم میں جائے گا۔ دنیا میں موج اڑا رہا تھا، بھولے سے آخرت کی یاد بھی نہ آتی تھی۔

(2) رب العزت نے فرمایا:﴿وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾﴾ ''لیکن جس کو اُس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: ''اے کاش! میرا نامۂ اعمال مجھے نہ دیا جاتا! اور میں نہ جان پاتا کہ میرا حساب کیا ہے؟ اے کاش! وہی موت فیصلہ کن ہوتی! میرا مال میرے کام نہ آیا۔ میری حکومت مجھ سے برباد ہو گئی۔'' (الحاقۃ:25-29)

سوال 2: بائیں ہاتھ والوں کو نامۂ اعمال پیٹھ پیچھے سے کیوں دیا جائے گا؟

جواب: بائیں ہاتھ والوں کو جب ان کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ تھامنے کو کہا جائے گا تو وہ ہاتھ پیچھے کر لیں گے۔ پھر پیچھے سے ہی اعمال نامہ انہیں دے دیا جائے گا۔

﴿فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا﴾

''تو عنقریب وہ بڑی ہلاکت کو پکارے گا'' (11)

سوال 1:﴿فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا﴾ ''تو عنقریب وہ بڑی ہلاکت کو پکارے گا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1)﴿فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا﴾ ''تو عنقریب وہ بڑی ہلاکت کو پکارے گا'' یعنی جب وہ برے اعمال جن سے اس نے توبہ نہیں کی تھی اپنے نامہ اعمال میں پائے گا تو رسوائی اور ذلت سے موت کو پکارے گا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(2) سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جنتی جنت میں چلے جائیں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا یہاں تک کہ وہ جنت اور دوزخ کے درمیان میں لائی جائے گی پھر اس کو ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک منادی کرنے والا آواز لگائے گا کہ اے اہل جنت! (تم کو آج کے بعد) موت نہ آئے گی اور اے اہل جہنم! (تم کو بھی آج کے بعد) موت نہیں آئے گی (اس آواز سے) اہل جنت کو خوشی پر خوشی ہوگی اور اہل دوزخ کو رنج پر رنج ہوگا۔'' (بخاری:7183,7181)

سوال 2: بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملتے ہی کیفیت کیا ہو جائے گی؟

جواب: بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملتے ہی اس کی چیخ وبکا شروع ہو جائے گی۔ وہ کہے گا: میں مارا گیا، میں ہلاک ہو گیا۔

﴿وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا﴾

''اور بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا'' (12)

سوال: ﴿وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا﴾ ''اور بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: ﴿وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا﴾ ''اور بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا'' جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ اسے اپنے گھیرے میں لے لے گی تو وہ اس میں خود ہی گر پڑے گا۔

﴿اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا﴾

''بلاشبہ وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا'' (13)

سوال: ﴿اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا﴾ ''بلاشبہ وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا﴾ ''بلاشبہ وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا'' دنیا میں وہ اپنے گھر والوں میں موج اڑاتا رہا۔ حلال حرام ہر راستے سے مال اکٹھا کرتا رہا۔ (2) خود بھی عیش کرتا رہا اور گھر والوں کو بھی کرواتا رہا۔

(3) اس کے دل میں موت کے بعد کی زندگی کے لئے کبھی خیال نہیں آتا تھا۔

(4) اسی لئے رب العزت نے فرمایا: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جس پر تند مزاج سخت گیر فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے، اور انہیں جو حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔'' (التحریم:6)

﴿اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ﴾

''اور اس نے سمجھا تھا کہ وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا'' (14)

سوال: ﴿اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ﴾ ''اور اس نے سمجھا تھا کہ وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جواب:(1)﴿اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ﴾ ''اور اُس نے سمجھا تھا کہ وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا'' اس کی زندگی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں سے مختلف تھی۔(2)اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اپنی زندگی کا حساب دینا ہے۔

(3)اُس کے فہم کی کجی ہے کہ وہ ہرگز نہیں پلٹے گا۔

﴿بَلٰۤى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا﴾

''کیوں نہیں! بے شک اُس کا رب اُسے خوب دیکھنے والا تھا'' (15)

سوال1:﴿بَلٰۤى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا﴾ ''کیوں نہیں! بے شک اُس کا رب اُسے خوب دیکھنے والا تھا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿بَلٰۤى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا﴾ ''کیوں نہیں! بے شک اُس کا رب اُسے خوب دیکھنے والا تھا'' یعنی اس کا رب اس وقت سے اسے دیکھ رہا تھا جب اس کی روح آئی، جب ماں کے پیٹ میں اس کا بدن بن رہا تھا۔ پھر پیدا ہونے کے بعد وہ کیا کام کرتا رہا۔

(2)رب اس کی موت کے وقت بھی اسے دیکھ رہا تھا۔ پھر اس کے بدن کے اجزا کہاں کہاں بکھر گئے سب باتیں اس کی نظر میں تھیں اور یہ اس کے عدل کے خلاف تھا کہ وہ جیسے اعمال کر رہا تھا اس سے کوئی مواخذہ نہ کرنا۔

سوال2:اللہ تعالیٰ نے کج فہمی کا کیا علاج کیا ہے؟

جواب:اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیوں نہیں یہ ضرور اپنے رب کی طرف لوٹے گا کیونکہ اس کے رب نے اس کے سارے اعمال دیکھ رکھے ہیں۔ لہٰذا حساب کتاب ہوگا۔

﴿فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ﴾

''پس میں قسم کھاتا ہوں شفق کی!'' (16)

سوال:﴿فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ﴾ ''پس میں قسم کھاتا ہوں شفق کی!'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ﴾ ''پس میں قسم کھاتا ہوں شفق کی!'' اللہ رب العزت نے اس مقام پر رات کی نشانیوں کی قسم کھائی ہے۔ شفق سورج کی باقی ماندہ روشنی ہے جس سے رات کا افتتاح ہوتا ہے۔ (تفسیر سعدی:2929/3)

(2)شفق وہ سرخی ہے جو طلوع آفتاب یا غروب آفتاب کے پہلے یا بعد میں مغربی یا مشرقی کنارے پر ظاہر ہوتی ہے۔

(3)سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مغرب کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے جب سورج غروب ہوجائے (اور اس وقت تک رہتا ہے) جب تک شفق غائب نہ ہوجائے۔'' (مسلم:3891)

﴿وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ﴾

''اور رات کی اور اس چیز کی قسم جو وہ جمع کرتی ہے!'' (17)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سوال1:﴿وَالَّيۡلِ وَمَا وَسَقَ﴾ ''اور رات کی اور اس چیز کی قسم جو وہ جمع کرتی ہے!'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَالَّيۡلِ وَمَا وَسَقَ﴾ ''اور رات کی اور اس چیز کی قسم جو وہ جمع کرتی ہے!'' یعنی رات کی قسم اور جو تارے اور حیوانات وغیرہ وہ اندھیرے میں اکٹھے کر لیتی ہے۔(2) رات میں چیز اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتی ہے۔

سوال2: رات میں کیا ہوتا ہے؟

جواب:(1) ہر چیز پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔(2) ہر چیز اپنے مسکن کی طرف سمٹتی ہے۔(3) رات اپنے اندھیرے میں چیزوں کو سمیٹ لیتی ہے۔

﴿وَالۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ﴾

''اور چاند کی جب وہ پورا ہو جاتا ہے'' (18)

سوال:﴿وَالۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ﴾ ''اور چاند کی جب وہ پورا ہو جاتا ہے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1)﴿وَالۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ﴾ ''اور چاند کی جب وہ پورا ہو جاتا ہے'' یعنی چاند کی جب اس میں پوری روشنی آ جائے، یعنی بدر کی قسم جب کہ وہ خوب صورت ترین اور نفع بخش ہوتا ہے۔(2) اس سے مراد مکمل چاند ہے جو تیرہویں رات سے سولہویں تک رہتا ہے۔

﴿لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ﴾

''تم ایک حالت کے بعد لازماً دوسری حالت میں پہنچ جاؤ گے'' (19)

سوال:﴿لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ﴾ ''تم ایک حالت کے بعد لازماً دوسری حالت میں پہنچ جاؤ گے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿لَتَرۡكَبُنَّ﴾ ''تم لازماً پہنچ جاؤ گے''

(2)﴿طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ﴾ ''تم ایک حالت کے بعد دوسری حالت میں'' یعنی ایک منزل کے بعد دوسری منزل کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہو۔

(3) انسان پہلے نطفہ تھا، ماں کے پیٹ میں سات حالتیں بدلتی ہیں، پھر بچپن سے جوانی، جوانی سے بڑھاپا، بڑھاپے سے موت یہ ایسی منزلیں ہیں جنہیں طے کرنے میں انسان بالکل بے بس اور مجبور ہے، ان میں سے کوئی منزل حذف کرنا چاہے تو وہ قطعاً ایسا نہیں کر سکتا۔

(4) رہی یہ بات کہ انسان کی آخری منزل کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ جنت یا دوزخ ہے۔ گویا انسان مرنے کے بعد بھی کئی منازل طے کرنے پر مجبور ہوگا۔ اسے عذاب وثواب قبر سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اسے مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنا ہوگا۔ اسے قیامت کی سختیاں سہنی ہوں گی۔ اسے اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہونا پڑے گا۔ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کا ایسا ہی قانون کارفرما ہے۔(تیسیر القرآن:4/619)

(5) بندے پر گزرنے والے یہ مختلف مراحل دلالت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی معبود ہے۔ وہ اکیلا ہی اپنی حکمت ورحمت سے اپنے بندوں کی تدبیر کرتا ہے، نیز یہ کہ بندہ محتاج اور عاجز اور غالب ومہربان کے دست تدبیر کے تحت ہے۔(تفسیر سعدی:3/2929)

(6) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا 'لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ''یعنی تم کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے۔'' بیان کیا کہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

یہاں مراد نبی کریم ﷺ ہیں کہ آپ کو کامیابی رفتہ رفتہ حاصل ہوگی۔ (صحیح بخاری:4940)

﴿فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾

''تو انہیں کیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟'' (20)

سوال1:﴿فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ ''تو انہیں کیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:﴿فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ ''تو انہیں کیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟'' یعنی کیا چیز ان کے راستے کی رکاوٹ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ، اس کی ملاقات اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان نہیں لاتے۔

سوال2:لوگ ایمان لانے کی بجائے کیا کرتے ہیں؟

جواب:لوگ ایمان لانے کی بجائے جھٹلاتے ہیں۔

﴿وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ﴾

''اور جب قرآن اُن کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے؟'' (21)

سوال1:﴿وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ﴾ ''اور جب قرآن اُن کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے؟'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ﴾ ''اور جب قرآن اُن کے سامنے پڑھا جاتا ہے'' یعنی جب وہ قرآن کی تلاوت سنتے ہیں

(2)﴿لَا يَسْجُدُونَ﴾ ''تو وہ سجدہ نہیں کرتے؟'' یعنی وہ جھکتے نہیں کہ ایمان لائیں اور فرمانبراری کریں۔ (ایسر التفاسیر:1744)

(3)یعنی قرآن کے احکامات کی اطاعت اور نواہی سے اجتناب نہیں کرتے۔

سوال2:قرآن پڑھنے اور سُننے کے وقت سجدہ کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب:قرآن پڑھنے اور سُننے کے وقت سجدہ کرنے سے مراد جھک جانا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا ہے۔اس مقام پر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے سجدہ کرنا ثابت ہے۔

﴿بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ﴾

''بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا وہی جھٹلاتے ہیں'' (22)

سوال:﴿بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ﴾ ''بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا وہی جھٹلاتے ہیں'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:﴿بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ﴾ ''بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا وہی جھٹلاتے ہیں'' یعنی کافر اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔حق سے دشمنی کی وجہ سے جھٹلاتے ہیں۔حق سے دشمنی کرتے ہیں اور برائیاں کرتے ہیں۔

﴿وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ﴾

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اور اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں'' (23)

سوال 1: ﴿وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ﴾ ''اور اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ﴾ ''اور اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں'' اللہ تعالیٰ کو ان کے دلوں کا حال خوب معلوم ہے، جو کچھ وہ چھپاتے ہیں۔ وہ ان کے پوشیدہ اور ظاہر کو خوب جانتا ہے۔ ان کے اعمال کے مطابق انہیں جزا دے گا۔

(2) یوعون۔ وعی کا معنی کسی چیز کو تھیلی میں رکھ کر اوپر سے اس کا منہ بند کر دینا ہے اس لحاظ سے وعی کا معنی بخل کرنا بھی ہو سکتا ہے۔ حفاظت کرنا بھی اور چھپا کر رکھنا بھی اور کسی چیز کا یاد رکھنا بھی۔ یہاں یہ لفظ تیسرے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی کافر لوگ جو بغض وعناد اور کینہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔ (تیسیر القرآن: 619/4)

سوال 2: کفر کرنے والے دِلوں میں کیا جمع کرتے ہیں؟

جواب: (1) وہ دلوں میں تکذیب جمع کرتے ہیں۔ (2) چھپ کر کیے ہوئے اعمال جمع کرتے ہیں۔

﴿فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾

''چنانچہ آپ اُنہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو'' (24)

سوال: ﴿فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾ ''چنانچہ آپ اُنہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿فَبَشِّرْهُمْ﴾ ''چنانچہ آپ اُنہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو'' بشارت کو بشارت اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ مسرت اور غم کے اعتبار سے جلد پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ ہے اکثر لوگوں کا حال، قرآن کی تکذیب اور اس پر عدم ایمان کے اعتبار سے۔ (تفسیر سعدی: 2929/3)

(2) رب العزت نے اپنے نبی ﷺ سے کہا کہ آپ ﷺ انہیں جتلا دیجئے کہ ان کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔ (مختصر ابن کثیر: 2201/2)

﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ﴾

''مگر جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک عمل کیے، اُن کے لیے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے'' (25)

سوال: ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ﴾ ''مگر جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک عمل کیے، اُن کے لیے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ ''مگر جو لوگ ایمان لائے'' یعنی ان میں سے جن لوگوں نے توبہ کی اور تصدیق کی اور توحید کا، محمد ﷺ کی نبوت کا اور بعث بعد الموت کا اقرار کیا۔

(2) ﴿وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ ''اور اُنہوں نے نیک عمل کیے'' یعنی انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کیے اور ان چیزوں سے رک گئے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا تو ایمان لا کر نیک عمل کرنے والوں کے لئے بے حساب، کبھی کم نہ ہونے والا ثواب ہے۔ (جامع البیان: 133/30)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(3)﴿لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ﴾ ''اُن کے لیے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے''یعنی ان کے لئے بے انتہا کبھی منقطع نہ ہونے والا دائمی اجر ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی کے تصور میں آیا۔

(4)رب العزت نے فرمایا: ﴿مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ ''جس نے برا عمل کیا تو وہ اُس کے برابر ہی بدلہ پائے گا اور جو کوئی نیک عمل کرے گا مرد ہو یا عورت مگر وہ مومن ہو تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے، اُس میں اُنہیں بے حساب رزق دیا جائے گا۔'' (مومن:40)

(5)سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (ان دونوں حضرات سے) روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ (اے جنت والو) تمہارے لیے (یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ) تم صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے اور تم زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ اور تم جوان رہو گے تم کبھی بوڑھے نہیں ہو گے۔ تم آرام میں رہو گے تمہیں کبھی تکلیف نہیں آئے گی۔ تو اللہ عزوجل کا یہی فرمان ہے کہ: آواز آئے گی کہ یہ جنت ہے تم اپنے (نیک) اعمال کے بدلہ میں اس جنت کے وارث ہوئے۔'' (مسلم:7157)

﴿ہم کیا کریں؟﴾

☆ رب سے ملاقات کو یاد رکھنا ہے، اس کی تیاری کرنی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

﴿اپنا جائزہ لینا ہے﴾

نمبر شمار	کیا میرے دل کو یقین ہے کہ	ہاں	نہیں	کسی حد تک	بہت حد تک
1	آسمان پھٹ کر اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گا؟				
2	زمین پھیل کر سب کچھ باہر پھینک کر اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گی؟				
3	انسان کشاں کشاں اپنے رب کی طرف جا رہا ہے؟				
4	انسان اپنے رب سے ملاقات کرے گا؟				
5	رب انسان کے کرتوت دیکھ رہا ہے؟				

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

رب العزت کا ارشاد ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿١﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٢﴾

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿٣﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور وہ اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گا

اور یہی اُس کا حق ہے۔ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔

(سورۃ الانشقاق:3-1)

www.alnoorpk.com Nighat Hashmi 0336-4033045

Nighat Hashmi AlNoor International AlNoor Products

000576